بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۸ | ۵ امان ۱۳۴۳ ہش ۲۰ شوال ۱۳۸۳ھ ۵ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اپنے والدین اور اساتذہ کرام کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کرو

اطفال الاحمدیہ کو عالمی عدالت کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی نصیحت

کراچی ۲ مارچ۔ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل یہاں جماعت احمدیہ کے اطفال سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ زندگی میں آپ کی مسلسل کامیابیوں کا راز والدین اور اساتذہ کرام کی اطاعت میں مضمر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے افضال و انعامات اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ان ہی پر نازل ہوتی ہیں جو اپنے والدین اور اساتذہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا جہاں تک اطاعت کا تعلق ہے علی الخصوص والدہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ آپ نے حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ اپنی ماؤں کی اطاعت کرنے میں اعلےٰ درجہ کا نمونہ قائم کرتے ہیں وہ اپنے لئے جنت میں گھر بناتے ہیں کیونکہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

جماعت احمدیہ کے یہ اطفال "یوم والدین" منانے کے سلسلہ میں احمدیہ ہال میں جمع ہوئے تھے "یوم والدین" منانے کا اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر بچوں کے والدین بھی موجود تھے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے بچوں پر زور دیا کہ وہ اپنے والدین کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کریں بجز اس کے کہ وہ شرک کی تعلیم دیں۔ آپ نے بچوں اور نوجوانوں کے لئے "آزادیٔ فکر و عمل" کے نعرہ کی مذمت کی۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کی وہ قومیں جن کے ہاں نوجوانوں کو اس قسم کی "آزادی" حاصل ہے سخت پریشانی میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ ان کے نوجوانوں میں ضد ہٹ دھرمی اور بے راہ روی کا مادہ گھر کر گیا ہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف ۴ مارچ بروز بدھ ہیگ روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں بین الاقوامی عدالت قائم ہے۔"

(پاکستان ٹائمز ۳ مارچ ۱۹۶۴ء صفحہ ۸)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ مارچ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مورخہ ۲ مارچ کو بذریعہ موٹر کار لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ ہڈی کا جوڑ درست ہو رہا ہے۔ تاہم اس کے مضبوط ہونے میں دو تین ماہ کا عرصہ لگے گا۔ زخم بفضل تعالےٰ مندمل ہو گیا ہے۔ عام طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

عدلیہ پاکستان کی بلند کرداری قابل ستائش ہے

استقبالیہ تقریب میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

کراچی ۴ مارچ۔ ہیگ کی عالمی عدالت کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جرأت اور احتیاط کے ساتھ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے میں عدلیہ پاکستان کی بلند کرداری کو مستحق ستائش قرار دیا ہے۔

چوہدری صاحب موصوف ایک استقبالیہ تقریب میں استقبالیہ ایڈریس کا جواب دے رہے تھے۔ یہ استقبالیہ تقریب پاکستان لیگل ایڈ ایسوسی ایشن کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ہوٹل میٹروپول میں منعقد کی گئی تھی۔

آپ نے ممتاز وکلا اور ہائی کورٹ کے جج صاحبان کے اس اجتماع میں فرمایا کہ کوئی ایک مثال بھی میرے علم میں ایسی نہیں آئی ہے۔ جس میں ملک کی عدلیہ نے قلت آزادی کا اظہار کیا ہو۔"

(پاکستان ٹائمز ۳ مارچ ۱۹۶۴ء صفحہ ۸)

سیرالیون کے وزیر صحت آنریبل کانڈے بورے کی لنڈن مشن میں تشریف آوری

لنڈن (بذریعہ تار) سیرالیون کے وزیر صحت آنریبل کانڈے بورے جو آج کل دورہ پر لنڈن آئے ہوئے ہیں، نے دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی مساعی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف کیا ہے اور انہیں قابل ستائش ٹھہرایا ہے۔ وزیر موصوف لنڈن مشن کی طرف سے دی گئی۔ ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔

آنریبل کانڈے بورے مورخہ ۲۸ فروری کو جب سیرالیون سے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن پہونچے تو نائب امام مسجد لنڈن مکرم بی۔ اے رفیق صاحب مکرم عزیز دین صاحب اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب نے ہوائی اڈہ پر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور مشن ہاؤس تشریف لا کر استقبالیہ تقریب میں شریک ہونے کی دعوت دی۔ جسے آپ نے قبول فرما لیا۔ چنانچہ مورخہ ۲ فروری کو مشن ہاؤس میں آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم نائب امام صاحب مسجد لنڈن نے ان کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔

اس کے جواب میں آنریبل کانڈے بورے نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہا اور علی الخصوص جماعت دنیا بھر میں جس تندہی سے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے اس کی بہت تعریف کی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۲ء

اللہ تعالیٰ اب بھی اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے

جناب متین لشکری صاحب نے جو فرمایا ہے کہ وقت کا مطالبہ ہے کہ آج اللہ والوں کا ایک ٹولا ابھرے جو گمراہ انسانیت کی رہنمائی کرے اور حسین منزل پر اسلام انسان کو پہنچانا چاہتا ہے اسی منزل کی طرف جادہ پیما کرے یہ جائز اور متعین الفاظ میں وہی ہے جو اکثر درد مند مسلمان اکابر دیر سے محسوس کر رہے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ جو گزشتہ آخری دور کے مجددین ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے مبعوث فرمایا تاکہ وہ اپنے اپنے وقت کے مطابق اللہ والوں کا ٹولہ کھڑا کریں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے اس مطالبہ کو بااحسن طریق پورا کیا۔

ان بزرگوں کی سوانح پر سرسری نظر ڈالنے سے اور ان کے ملفوظات کے مطالعہ سے ہر صاحبِ دل انسان محسوس کر لیتا ہے کہ ان میں کیا چیز تھی جو ان کو نہ صرف عوام سے بلکہ دوسرے اہلِ علم حضرات سے ممتاز کرتی تھی۔ وہ چیز وہی تھی جس کی کمی نے آج مسلمانوں کو باوجود وہی قرآن و سنت رکھتے ہوئے جو ان بزرگوں کے پاس تھے یا جو پہلے علمائے اسلام کے پاس تھے بالکل نااہل بنا رکھا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا ٹولہ بننے سے عاری ہو گئے ہیں وہ چیز یہ تھی کہ نہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھا جائے بلکہ اس بات پر بھی حق الیقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اب بھی کلام کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں میں بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو چکا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ براہِ راست تعلق پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ مسلمانوں کو عام طور پر یہ غلطی لگ رہی ہے کہ نہ خدا تعالیٰ آج بندوں سے بولتا ہے اور نہ بندے خدا تعالیٰ سے کوئی بات منوا سکتے ہیں۔ ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزرا کہ الہامِ الٰہی کے نزول سے مسلمان منکر ہو چکے ہیں بیشک اس سے پہلے مسلمانوں میں وہ لوگ موجود تھے جو کلامِ الٰہی کے نازل ہوتے رہنے کے قائل تھے۔ قائل ہی نہیں وہ اس بات کے بھی مدعی تھے کہ خدا تعالیٰ ان سے باتیں کرتا ہے لیکن ایک صدی سے مسلمانوں پر یہ آفت نازل ہوئی کہ وہ کلی طور پر کلامِ الٰہی کے جاری رہنے سے منکر ہو گئے بلکہ بعض علماء نے تو اس حقیقت کے اظہار کو کفر قرار دے دیا۔"

(احمدیت کا پیغام صہ۴۱)

حقیقت یہ ہے کہ ہر مجدد کے وقت میں مسلمانوں کی یہی حالت ہوتی آئی ہے۔ مجدد وقت یہی کام کرتا ہے کہ وہ پھر اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور وہ ہر وقت اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔

اگر آپ غور کریں تو آج جو کئی ایک مذاہب ہم اسلام کے سوا دیکھ رہے ہیں وہ اسی لئے اب فعال نہیں رہے کہ ان کے ماننے والوں نے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا ہمیشہ کے لئے منسوخ قرار دے رکھا ہے۔ آریوں کے خیال کے مطابق اللہ تعالیٰ نے صرف چار رشیوں سے کلام کیا جن کے ذریعہ چاروں وید نازل ہوئے۔ ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی سے کلام نہیں کیا۔ اسی طرح عیسائیوں نے اور یہودیوں نے خیال کیا۔ باقی تمام مذاہب کا بھی یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دین مردہ ہو چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اسلام آج بھی ایک زندہ دین ہے کیونکہ اس میں ہر وقت ایسے ائمہ مبعوث ہوتے رہے ہیں جنہوں نے نہ صرف خود اللہ تعالیٰ سے کلام کیا بلکہ اپنے ماننے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ سے ہمکلام کیا۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں اپنے اپنے حالات کے مطابق اللہ والوں کا ٹولہ ابھارا جس نے تجدید و احیائے دین کا کام کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے سوا دین کی اور کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اب بالکل خاموش ہو گیا ہے تو اسلام بھی ایک مردہ دین بن جاتا ہے اسلام کے زندہ دین ہونے کا ثبوت ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آج بھی کلام کرتا ہے۔ آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی دعوےٰ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ سے ہمکلام ہوتا ہے اور اسی کام کے لئے مامور ہیں کہ "اللہ والوں کا ٹولہ" دنیا کے موجودہ حالات کے مطابق کھڑا کریں۔

آپ نے یہ کام کس طرح سرانجام دیا اور آپ نے کس طرح مردہ دلوں کو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ پر صحیح عمل کرنے کے لئے ابھارا اس کے متعلق ہم پہلے ایک عبارت رسالہ "احمدیت کا پیغام" سے نقل کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم مزید وضاحت کے لئے اسی رسالہ سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا کہ مجھ سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور مجھ سے ہی نہیں بلکہ جو شخص میری اتباع کرے گا اور میرے نقشِ قدم پر چلے گا اور میری تعلیم کو مانے گا اور میری ہدایت کو قبول کریگا خدا تعالیٰ اس سے بھی باتیں کرے گا۔ آپ نے متواتر خدائی کلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اپنے ماننے والوں میں تحریک کی کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے ان انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ آپ نے فرمایا مسلمان پانچ وقت خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اے خدا تو ہمیں سیدھا رستہ دکھا ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعام نازل کئے تھے یعنی سابق انبیاء کرام۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی یہ دعا ہمیشہ کے لئے رائیگاں جاتی اور خدا تعالیٰ مسلمانوں میں سے کسی کے لئے بھی وہ رستہ نہ کھولتا جو پہلے نبیوں کے لئے کھولا گیا اور کسی شخص سے بھی اس طرح کلام نہ کرتا جس طرح پہلے نبیوں سے کلام کرتا تھا۔ اس طرح آپ نے اس جمود کو کلی طور پر دور کر دیا جو مسلمانوں کے دلوں پر طاری تھا۔"

(ایضاً)

روزنامہ "مشرق" کی سرگرمیاں

آج کل روزنامہ "مشرق" کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور خرید افزا بنانے کے لئے ادارہ طرح طرح کے طریقے استعمال کر رہا ہے۔ مالکوں اور ادارہ کے لئے یہ اچھی بات ہے ہمیں اس پر اعتراض نہیں۔ البتہ ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بعض دفعہ ادارہ اسی دھن میں اپنے وقار کو مضروب کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔ چنانچہ اشاعت ۴۔ مارچ ۱۹۶۲ء میں "آج کی باتیں" کے مستقل کالم میں رقمطراز ہے:-

"بین الاقوامی عدالت کے جج سر محمد ظفر اللہ خاں نے کراچی میں قادیانی جماعت کے بچوں کے سامنے ایک دلچسپ تقریر کی ہے۔ تقریر کا عنوان تھا "میری کامیابی کا راز" سر موصوف نے اس تقریر میں اپنی کامیابی کے دو راز خاص طور سے بیان کئے ہیں۔ ایک والدین اور اساتذہ کی فرمانبرداری اور اندھی تقلید اور دوسرے اپنے کام کو پوری زیادتی شیفتگی ...

دامنِ ربوہ سے چشمے ہیں اُبلنے والے

خود بدلتے نہیں اوروں کو بدلنے والے
ایسے سکّے بھی کہیں ہوتے ہیں چلنے والے؟

تم بدل جاؤ زمانہ بھی بدل جائے گا
کل کے لیڈر بھی تمہیں سے ہیں نکلنے والے

ہم براہیم کے بیٹے ہیں کھلائیں گے چمن
ہم نہیں آتشِ نمرود میں جلنے والے

غیر ذی زرع جو ہیں وادیاں ہونگی شاداب
دامنِ ربوہ سے چشمے ہیں اُبلنے والے

وہ ہمالہ بھی کھڑا راہ میں کر دیں تقدیر
ہم ہیں "تقدیرِ خدا" ہم نہیں ٹلنے والے

احمدیہ مسجد ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں عید الفطر کی مبارک تقریب

مغربی جرمنی، ترکی، نائیجیریا، پاکستان، افغانستان اور دوسرے اسلامی ممالک کے مسلمانوں کی شرکت

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ

خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ۵ فروری ۱۹۶۲ء کو مقامی احمدیہ مسجد میں دنیا کے مختلف ملکوں کے مسلمانوں نے عید الفطر کی مبارک تقریب منائی۔

اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے ماہ رمضان کے ابتداء سے ہی شروع کر دی گئی تھی۔ جرمنی زبان میں پانچ صد دعوتی کارڈ شائع کئے گئے۔ کئی احباب خود مسجد میں حاضر ہو کر دعوت نامے لے گئے۔ اور ایک کثیر تعداد کو بذریعہ ڈاک یا خود جا کر بھی دیئے گئے۔

اخبارات میں بھی اعلان شائع کروائے چنانچہ ایک اخبار Die Welt نے دو دفعہ ایڈیٹوریل کالموں میں اعلان شائع کئے۔ نماز کا وقت ساڑھے دس بجے صبح مقرر تھا۔ مگر ہمارے مسلمان بھائی عید المبارک کی خوشی میں صبح ۶ بجے ہی مسجد میں پہونچ گئے۔ اور صبح کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کی۔ اور اس کے بعد دیر تک قرآن مجید کی تلاوت اور تسبیح و تحمید کرتے رہے۔ آٹھ بجے تک مسجد حاضرین سے پُر ہو گئی۔ حاضرین نے خواہش کی کہ عید کی نماز دو دفعہ پڑھا دی جائے۔ تاکہ مسلمان زیادہ تعداد میں شامل ہو سکیں۔ چنانچہ برادرم مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے ۸ بجے عید کی نماز پڑھا دی۔ نماز کے بعد خطبہ عید دیا۔ اور مسنون طریق کے مطابق خطبہ کے بعد اسلام کی ترقی اور دنیا کی بہبودی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور اس کے بعد مصافحہ و معانقہ کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ جس کے بعد احباب تشریف لے گئے۔ یہ احباب ابھی مسجد سے نکل رہے تھے کہ مزید مسلمان جوق در جوق مسجد میں آنے شروع ہو گئے۔ اور مقررہ وقت تک آتے رہے۔ اور مسجد اور میٹنگ ہال مقررہ وقت سے قبل ہی پُر ہو گئے۔ اور کئی احباب بعد میں بھی آتے رہے۔ غرضیکہ جرمن احمدی احباب۔ ترکی۔ نائیجیریا۔ پاکستان۔ افغانستان اور دوسرے اسلامی ممالک کے مسلمانوں نے کثرت سے نماز میں شرکت کی۔

پریس ایجنسیز Keystone International Conti Press اور ہیمبرگ کی ایک روزنامہ اخبار Bild Zeitung کے نمائندے بھی مقررہ وقت سے قبل ہی آ گئے

۱۰½ بجے مکرم چوہدری صاحب نے دوبارہ نماز عید پڑھائی۔ اور اس کے بعد خطبہ عید دیا آپ نے قرآن مجید کی آیات

یا ایھا الذین اٰمنوا
کتب علیکم الصیام
کما کتب علی الذین
من قبلکم لعلکم
تتقون۔
شھر رمضان الذی
انزل فیہ القراٰن
ھدًی للناس وبینٰت
من الھدٰی والفرقان

سے روزہ کی برکات اور فلاسفی اور اس مہینہ کی فضیلت کو بیان کیا گیا۔ نیز قرآن کریم کی فضیلت کے بارہ میں پروفیسر Arberry اور پروفیسر Carlyle کے حوالجات پڑھ کر سنائے۔

آپ نے قرآن مجید کی آیت

واعتصموا بحبل اللّٰہ
جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا
نعمت اللّٰہ علیکم اذ
کنتم اعداءً فالف
بین قلوبکم فاصبحتم
بنعمتہ اخوانا۔

پڑھ کر مسلمانوں کو متحد رہنے کی تلقین فرمائی چونکہ اس موقعہ پر غیر مسلم اصحاب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ نے قرآن مجید میں مختلف آیات سے استدلال کرتے ہوئے ثابت کیا کہ مکمل تعلیم اور معقول مذہب قرآن کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔ اور خالص توحید الٰہی صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے اور اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام دنیا کے مختلف مذاہب کے راہنماؤں کی تکریم کرتا اور ان کو ماننا جزو ایمان قرار دیتا ہے اور یہ مذہبی آزادی اور رواداری اسلامی تعلیمات کا طرۂ امتیاز ہے۔

خطبہ عید کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور پھر تمام مسلمان بھائیوں نے عید کی تہنیت دیتے ہوئے ایک دوسرے سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ اور اپنے اتحاد و یگانگت کا ثبوت دیا۔

اخبارات کے نمائندوں نے اس تقریب کے مختلف مناظر مثلاً نماز۔ خطبہ۔ دعا مصافحہ اور معانقہ کے متعدد فوٹو لئے اور اخبارات کو ارسال کئے۔ ازاں بعد مہمانوں کی خدمت میں ناشتہ اور پھر دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ چائے اور کھانا پکانے کی سعادت محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد اللطیف صاحب کو نصیب ہوئی۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

ہیمبرگ کے اکثر جرمن احمدی نماز میں شریک ہوئے۔ ایک اسی سالہ جرمن احمدی پچاس میل سے تشریف لائے۔ ایک جرمن احمدی ایک دن قبل تین صد میل سے تشریف لائے باوجود اس کے کہ وہ دل کے مریض ہیں پھر بھی انہوں نے بہت شوق اور محنت سے جملہ انتظامات میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ اسی طرح ہیمبرگ کے ایک جرمن احمدی نوجوان نے بھی عید سے قبل اور عید کے بعد انتظامات کو سمیٹنے اور صفائی وغیرہ میں بہت مدد دی۔ خدا تعالیٰ ان کو بہتر بدلہ عطا فرمائے آمین

معزز مہمانوں میں سے پاکستانی کونسل آف ہیمبرگ اور پروفیسر بندر رضوی (Binder Rezwi) اور میجر اعجاز احمد خان صاحب مع اہلیہ و بچگان مع جرمن اہلیہ نے اس تقریب سعید میں شرکت کی۔

پچھلے سال عید الاضحیہ کی نماز دو دن ادا کی گئی تھی۔ اور حاضرین نے جگہ کی قلت کا شدت سے اظہار کیا تھا۔ اور اب کی دفعہ عید الفطر کی نماز ایک دن میں دو دفعہ ادا کی گئی ہے۔ پھر بھی احباب نے جگہ کی قلت کا بار بار اظہار فرمایا۔ بہر حال تصرف الٰہی سے مسلمانوں میں بیداری ہو رہی ہے۔ اور غیر مسلم اصحاب میں بھی اسلام کی تعلیمات سننے کا اشتیاق بڑھ رہا ہے۔

بہت سے نائیجیرین مسلمان فوجی ٹریننگ کے لئے جرمنی میں آئے ہوئے ہیں۔ چار پانچ ماہ قبل ان فوجی مسلمانوں کی خواہش پر ان کے جرمن فوجی افسر ہماری مسجد میں آئے اور خاکسار کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ تاکہ ان فوجی مسلمانوں کو اسلام کے مسائل سمجھائے جائیں۔ خاکسار نے وہاں جا کر انہیں اسلام کے مسائل بتائے۔ اسی طرح ان کے یوم آزادی کی تقریب میں ان کی دعوت میں شرکت کی اور سابقہ واقفیت اور تعلق کی بناء پر اب ان کے جرمن فوجی افسر خود ان کو ایک بڑی بس میں سوار کر کے مسجد میں عید الفطر کی نماز ادا کرنے کے لئے لائے۔ اور ساتھ بہت سے عیسائی نائیجیرین افریقن کو مسجد دکھانے کے لئے لائے۔ ان کے جرمن افسران اور عیسائی افریقن مطالعہ کے لئے کچھ لٹریچر بھی لیتے رہے۔

بالآخر درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اسلام و احمدیت کی ترقی و کامیابی کی حقیقی عید نصیب فرمائے۔ آمین

یوم مصلح موعود

۱۵ مارچ بروز اتوار جلسے منعقد کئے جائیں

جماعتوں کی توجہ اور یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ احباب رمضان المبارک کی وجہ سے جنوری اور فروری میں مصروف رہے ہیں۔ اس لئے امسال بجائے ۲۰ فروری کے ۱۵ مارچ بروز اتوار "یوم مصلح موعود" سے متعلق جلسے کئے جاویں جو اس دن کے شایان شان ہوں اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

دن کی تبدیلی کے متعلق واضح ہو کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک سائل کو یہ جواب بھجوایا تھا۔

"ہم اس بات کے قائل نہیں کہ کوئی دن اسی دن ضرور منایا جائے۔ اصل بات تو روح ہے۔ روح قائم رکھنی چاہیئے"۔

احباب کو چاہیئے کہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ پروگرام تجویز کریں اور جلسے کریں۔ ۱۵ مارچ سے قبل الفضل کا ایک خاص نمبر بھی شائع ہو گا۔ جو پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق اہم مضامین پر مشتمل ہو گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ

(۱)

بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اپنے ملک مخصوص مذہبی حالات کے پیشِ نظر اسلام کی تائید اور فضائل و محاسن کے بیان کرنے کے لئے ۱۸۷۹ء میں براہینِ احمدیہ کی پہلی جلد کا آغاز فرمایا۔ ان ایام میں عیسائی مُنادوں نے اپنی تحریر اور تقریر کو اسلام اور بانی اسلام کے خلاف کلیتہً وقف کر رکھا تھا ہزارہا صفحات اسلام کے خلاف حملوں میں سیاہ کروائے گئے مسلمانوں کے جذبات و احساسات سے کھیلا گیا اور ان کے قلوب کی نمک پاشی کی گئی۔ پادریوں کی زبان درازی کے پیشِ نظر آریہ سماج کے مختلف سربراہ اشخاص نے بھی اسلام۔ قرآن کریم اور حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز لٹریچر شائع کیا۔

ان ناخوشگوار حالات میں صرف ایک ہی شخص مردِ میدان اور بطلِ اسلام ثابت ہؤا۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شخصیتِ عظیمہ تھی۔ آپ نے شہرہ آفاق تصنیف براہینِ احمدیہ میں ادیانِ مختلفہ کی طرف سے اسلام کے خلاف اعتراضات اور انتقادات کا دندان شکن جواب دیا۔ آپ کی اس غیر معمولی خوبیوں کی حامل تصنیف نے مسلمانوں کے ہر طبقہ سے خراجِ تحسین حاصل کیا۔ شیخ الاسلام کہلانے والے مولوی محمد حسین بٹالوی کو ذیل کے الفاظ میں اعتراف کرنا پڑا تھا:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعلّ اللہ یحدث بعد ذٰلک امرًا۔ اور اس کا مولف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔"

(اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۷)

(۲)

براہینِ احمدیہ فضائلِ اسلام کے اظہار کے لئے تحریر کی گئی تھی اور اس کتاب میں علم کلام کی رو سے صدقِ اسلام پر براہین اور دلائل نیّرہ درج کئے جا رہے تھے جس سے ایک طرف تو مسلمانوں کے قلوب میں مسرّت اور شادمانی کی کیفیت تھی اور دوسری طرف آریہ سماج کے سرکردہ اشخاص نے اس کتاب کی تکذیب کے لئے استہزاء اور تمسخر کا رنگ اختیار کیا۔ چنانچہ ایک شخص لیکھرام نامی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خط و کتابت شروع کر دی۔ اس شخص کی خط و کتابت سے ہی اس کے کردار اور اخلاق کا پتہ لگ سکتا ہے ایک محقق آدمی کا اندازِ گفتگو اور تحریر ہمیشہ ہی علمی اور ٹھوس دلائل پر مشتمل ہؤا کرتا ہے چاہے وہ کتنا ہی متعصب ہو مگر یہاں معاملہ برعکس ہے اس نے استہزاء کے اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے یہاں تک ایک خط میں تحریر کر دیا۔

"اچھا آسمانی نشان تو دکھا دیں اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو ربّ العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان تو مانگیں تا فیصلہ ہو۔"

اس خط و کتابت کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے ایک طویل خط لیکھرام کے نام رقم فرمایا جس میں حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"آپ کی زبان بدزبانی سے رکتی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو ربّ العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں۔ یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے ہیں۔ گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے جو بے باکوں کو تنبیہہ کر سکتا ہے۔"

یہ خط و کتابت کافی طول پکڑ گئی۔ لیکھرام کا اصرار یہی تھا کہ نشان دکھاؤ اور مجھے آپ کی پیشگوئیوں والہامات و کشوف سے کوئی خوف و خدشہ نہیں ہے اور مجھے کسی قسم کا ہرگز گزند نہیں پہنچ سکتا۔ چونکہ لیکھرام بڑے تکرار سے یہ مطالبہ کر رہا تھا کہ مجھ پر کسی قسم کے عذاب کی مقررہ میعاد کے ساتھ پیشگوئی کا بھی انکشاف کیا جائے۔ اس پر حضرت اقدسؑ کو خاص توجہ اور ابتہال کے بعد معلوم ہؤا کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے عرصہ چھ سال میں لیکھرام ایک خطرناک گرفت میں مبتلا ہو گا۔ جو نتیجۃً موت کا باعث ہو گی۔ نیز حضورؑ کو الہام ہؤا:۔

"عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ
لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ۔"

یعنی یہ لیکھرام گویا گوسالہ سامری کی قسم کا ایک بچھڑا ہے جو لغو باتیں کر کے شور مچا رہا ہے اس کے لئے انتہائی دکھ اور عذاب نازل ہو گا۔"

اس الہامی خبر کے بعد آپ نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں تحریر فرمایا:۔

"اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو نازل نہ ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے یہ میرا نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسّہ ڈال کر سُولی پر کھینچا جائے۔"

عبارتِ بالا کا لفظ لفظ اور اندازِ بیان اِس امر کو واضح طور پر بتلا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لیکھرام کے متعلق الہامی خبر پر یقینِ تام تھا۔ آپ اپنے متعلق یہ بھی تحریر فرما رہے ہیں کہ اگر میں اس پیشگوئی میں جھوٹا (نعوذ باللہ) نکلا تو مجھے ہر قسم کی سزا دے دو اور اپنے آپ کو خوش کر لو۔ اس اشتہار کی اشاعت کثرت سے کی گئی۔ نیز حضورؑ نے اپنی مشہور تصنیف آئینہ کمالاتِ اسلام میں لیکھرام کے متعلق یہ اشعار تحریر فرمائے۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ برّانِ محمدؐ
الا اے منکر از شانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

(۳)

ربانی پیشگوئی

چونکہ لیکھرام اپنے آپ کو آریہ سماج کا لیڈر سمجھتا تھا اور یہ فرقہ شدھی کا زبردست حامی تھا۔ اس فرقے کے لوگوں نے مسلمانوں کی تمام اخلاقی اور مذہبی دگرگوں حالت کو دیکھ کر اس امر کا عزمِ صمیم کر لیا ہؤا تھا کہ مسلمانوں کو مرتد کیا جائے اس غرض کے لئے آریہ سماج کے امراء اور مخیّر اشخاص نے دل کھول کر چندے دئے۔ نیز اس فرقہ کے مذہبی اور سرکردہ اشخاص اسلام اور الرسول الاعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق لغو اعتراضات کرنے میں انتہائی زبان دراز اور بے باک تھے۔ اس لئے بانی احمدیت کی مندرجہ بالا پیشگوئی عوام و خواص کے لئے جاذبِ توجہ ہو گئی۔ ابھی اس پیشگوئی کی اشاعت پر دو ماہ بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دوسری الہامی پیشگوئی خدا تعالےٰ سے علم پا کر شائع فرما دی جو یہ ہے:۔

"آج ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے۔ صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہؤا ہوں۔ اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ مَیں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہؤا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور مَیں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے تب مَیں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔"

(برکات الدعا)

اسی سلسلہ میں حضور نے ایک اور پیشگوئی شائع فرما دی جس میں واقعہ قتل کے وقت کو بھی ظاہر کیا گیا تھا اس پیشگوئی کا الہامی فقرہ نظم کی صورت میں یوں ہے :-

وبشرنی ربی وقال مبشرا ستعرف
یوم العید والعید اقرب

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ تو عید کے دن ایک نشان دیکھے گا اور وہ عید کے دن کے ساتھ دن ہوگا۔

(۴)

حق و باطل کا موازنہ

آریہ سماجی لیڈر نے مذکورہ بالا پیشگوئی کو نہ تو اہمیت دی اور نہ ہی وہ اس کے انجام اور نتائج کو سمجھ سکا۔ وہی تمسخر استہزاء بیباکی اور شوخی اختیار کرتے ہوئے میدان مقابلہ میں آگئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہاں تک تحریر کر دیا۔

"اے پرمیشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔" (رخبط احمدیہ)

اس کے علاوہ اپنے اندرونی بغض کا یوں اظہار کیا :-

"تین سال کے اندر اس کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس کی ذریت میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔"

(تکذیب براہین احمدیہ)

(۵)

قہری تجلی کا ظہور

ان مذکورہ پیشگوئیوں کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ کو لیکھرام کے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی اور یہ بھی کہ یہ عبرتناک واقعہ چھ سال کے عرصہ میں ہوگا نیز یہ عظیم الشان تاریخی واقعہ عید کے ساتھ کے دن میں ہوگا اور اس کا انجام وہی ہوگا جو گوسالہ سامری سے کیا گیا۔ یعنی جلا کر وہ دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے لیکھرام کی ہلاکت کے لئے ایک ایسا شخص مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی نظروں سے غیظ و غضب کی وجہ سے خون ٹپکتا تھا۔ اور سب سے آخر اور اہم امر کہ چونکہ یہ شخص بانیٔ اسلام رحمۃ للعالمین کا بدترین دشمن تھا۔ اسلئے وہ بزاں محمد کا نشانہ ہوگا۔

اس پیشگوئی کا ملک میں عام چرچا تھا۔ انتظار کی گھڑی سے ہر نوک زبان مختلف خیالات سے رطب اللسان تھی۔ ایک سال گذر گیا۔ دوسرا گذر گیا آخر پانچ سال گذر گئے معاندین اسلام اس عظیم الشان آسمانی اور ربانی پیشگوئی کی تضحیک کر رہے تھے

کہ آخر غیرت خداوندی نے جوش مارا اور وقت آپہنچا جس میں اس زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت احمد المسیح الموعود علیہ السلام کے ذریعہ صداقت اسلام پر ایمان افروز نشان ظاہر ہونا تھا۔ ایک شخص لیکھرام کے پاس آتا ہے اور یہ درخواست کرتا ہے کہ میں ہندو ہونا چاہتا ہوں۔ لیکھرام نے اس خبر اور اس شخص کا وسیع پیمانہ پر پرچار کیا اس کو اپنے گھر رکھا۔ چنانچہ اس خوشی کی تقریب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۷ر مارچ ۱۸۹۷ء کا دن مقرر کیا گیا۔ کیونکہ یہ پہلی شدھی تھی۔ اسلئے اس کے متعلق خاص اور جاذب پروگرام تیار کیا گیا۔

۶ر مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام اپنے مکان میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ تھکان کی وجہ سے انگڑائی لی۔ اس شخص نے جو ہندو ہونا چاہتا تھا۔ اس نے ایک خنجر لیکھرام کے پیٹ میں مارا اور لیکھرام

"عجل جسد لہ خوار" کا منظر پیش کرنے لگے انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ چیخ و پکار سے محلہ میں ماتم بپا ہوگیا۔ لیکھرام کو آناً فاناً میو ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر پیری نے ان کا اپریشن کیا۔ مگر لیکھرام اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگیا۔ ربانی پیشگوئی کا ہر جگہ چرچا ہونے لگا۔ اخبارات نے مخالف و موافق تاثرات بیان کئے ہندوؤں نے قاتل کا سراغ لگانے کا مطالبہ کیا۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی بھی تلاشی ہوئی۔ پولیس نے تلاشی لیتے وقت انتہائی باریک بینی سے لیکھرام کے قتل کے بعد لاہور میں خصوصاً مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا

(۶)

حجت نامہ

چونکہ آریہ سماج کے قلوب میں انتقام کا جذبہ سلگ رہا تھا اور قاتل کو پکڑنے کا اصرار تھا۔ گورنمنٹ نے ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس قاتل کا سراغ لگانے کے لئے ہر قسم کے عملی اور فنی ذرائع استعمال کئے۔ مگر لیکھرام کا قاتل کون تھا؟ اور کہاں تھا؟ اور یہ قتل کیوں ہوا ؎

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسے پایا
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی سزا یہی ہے

(در ثمین)

یہ پوشیدہ گورنمنٹ کو پیش کر دی گئی کہ نہ تو کوئی سازش ہے اور نہ ہی منصوبہ واقعہ قتل کے بعد ایک حجت حضور نے آریہ سماج کے سامنے یوں فرمائی — آپ نے ۱۵ر مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار "لیکھرام کے متعلق اُردیوں کے خیالات" شائع فرمایا جس میں آپ نے فیصلہ کن عبارت یہ تحریر فرمائی :-

---

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ربوہ میں ایک اور فری ڈسپنسری کا قیام

ڈسپنسری کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے فرمایا

ربوہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے رفاہ عام کے پیش نظر ربوہ میں ایک ڈسپنسری قائم کی ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی یادگار کے طور پر نور ہومیو فری ڈسپنسری رکھا گیا ہے اس کا افتتاح مورخہ ۲۸ فروری کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ یہ ڈسپنسری گول بازار میں (پوسٹ آفس کی جانب) ایک دکان میں جاری کی گئی ہے یہ روزانہ نماز ظہر کے بعد دو گھنٹہ کے لئے کھلا کرے گی اس کو چلانے کا ذمہ مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار نے اٹھایا ہے مجلس مقامی کے زیر اہتمام قائم ہونے والی یہ دوسری ڈسپنسری ہے قبل ازیں گزشتہ سال محلہ دارالیمن میں ایک ڈسپنسری قائم کی گئی تھی جو اس وقت سے کامیابی سے چل رہی ہے اور اب تک ہزاروں مریض اس سے استفادہ کر چکے ہیں۔"

زمیندار توجہ فرمائیں

حکومت پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں میں زرعی پیداوار بڑھانے کو بڑی اہمیت اور ترجیح دی جا رہی ہے اور اس پروگرام کے ماتحت محکمہ زراعت کی طرف سے ہر یونین کونسل میں تربیت یافتہ فیلڈ اسسٹنٹ مقرر کئے جا رہے ہیں جو صرف زبانی مفید ہدایات ہی نہیں دیتے بلکہ عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے ان کے پاس ترقی دادہ آلات کٹ دوری جراثیم کش ادویات کا سٹاک اور چھڑکاؤ کرنے والی مشینیں بھی ہوتی ہیں تاکہ زمیندار نہ صرف جدید طریق سے کاشت ہی کریں بلکہ فصلوں کی بیماریوں سے حفاظت بھی کر سکیں شاید یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ اب تک پاکستان واحد ملک ہے جہاں جراثیم کش ادویات مفت تقسیم کی جاتی ہیں ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی معیشت کو بہتر بنانا آپ کا اپنا فرض ہے۔

(ناظم زراعت)

"میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ ایک ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبتناک عذاب ہو مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے۔"

الغرض حضرت بانی احمدیت نے ہر طرح سے حجت پوری فرمائی اور یہ نشان آپ کے ذریعہ الہی آب و تاب سے ظاہر ہوا جو کئی سعید روحوں کے لئے ایمان کا باعث ہوا اور معاندین اسلام کے لئے باعث عبرت۔

یہ نشان جہاں آپ کی صداقت کی دلیل ہے وہاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور آپ کی ذات بابرکات سے جو والہانہ محبت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو تھی اس کی زبردست دلیل ہے آپ سرور کائنات کی مدح میں فرماتے ہیں

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچہ آل محمد است

درخواست دعا

چوہدری محمد نفی صاحب جو ایک عرصہ سے چوٹ کے صدمہ سے بیمار ہیں ان کو ۱۰۳ بخار ہوگیا ہے جس میں سردی کی بجائے تشنج کے بھی دورے پڑ رہے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو مکمل صحت بخشے۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ۔ ربوہ)

"تحریک وقف جدید میں میرے دلچسپ تجربات"

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر

مورخہ ۲۶ فروری بروز سوموار بوقت ۵۰-۱۲ جامعہ احمدیہ ہال میں زیر صدارت جناب محمود یوسف صاحب سلیم نائب الرئیس اجلاس منعقد ہوا۔ اس تقریب کے خصوصی مقرر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید تھے آپ نے "وقف جدید میں میرے دلچسپ تجربات" کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے بتایا کہ ایک مبلغ و معلم کے لئے اس کے علم سے کہیں بڑھ کر اسکے بے پایاں خلوص حقیقی تقویٰ اور نیک جذبات کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا میرے مشاہدہ میں بہت سے معلمین آئے ہیں جو بظاہر زیادہ علم نہیں رکھتے۔ لیکن ان کے خلوص ودیانت اور تقویٰ نے انہیں غیر معمولی کامرانی بخشی ہے۔

آپ نے فرمایا ایک مبلغ اور معلم کو ہر انسان سے احسان کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ کیونکہ احسان ہر قسم کے تعصبات کو دھو ڈالتا ہے۔ اسی ضمن میں ایک معلم کا ذکر کیا جنہوں نے آدھی رات کے وقت ایک ضرورت مند کے سامان کو خود اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا اور اس طرح اپنے عملی نمونہ سے ایک نہایت متعصب شخص کے دل میں احمدیت کی محبت پیدا کر دی — آپ نے فرمایا کہ ہدایت ملنے کے مختلف دروازے اور راستے ہوا کرتے ہیں۔ ایک مبلغ کا فرض ہے کہ وہ ہر اس راہ سے پیغام پہنچائے۔ جہاں سے دوسرے شخص پر اثر ہونے کی توقع ہو۔

آپ نے فرمایا "توکل اور یقین مبلغ کا زیور ہیں۔ بہاولپور کے ایک آنریری مبلغ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ ہر سال کم از کم بیس افراد کو حلقہ بگوش احمدیت کریں گے۔ انہیں یہ کامل یقین تھا کہ خدا تعالیٰ ان کے ارادہ کو ضرور پورا فرمادے گا۔ چنانچہ میں جب بہاولپور کے دورہ پر گیا تو رات کے ۱۲ بجے کے قریب وہ معلم مجھ سے ملے اور کہا الحمد للہ کہ آج میں نے بیسویں شخص کو احمدیت میں داخل کر دیا ہے۔

آپ نے فرمایا بے نفسی کی بدولت غیر معمولی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے ایک نہایت ہی نیک اور متقی و بے نفس معلم ہیں جو اپنی نیکی کی وجہ سے بہت ہی ہر دلعزیز ہیں۔ تمام علاقہ آپ کی پاکیزگی کی وجہ سے آپ سے والہانہ محبت رکھتا ہے۔ ابتداء میں آپ کی سخت مخالفت ہوئی۔ مگر آخر انہیں کامیابی ہوئی۔ ان کے ذریعہ اس وقت تک دس ہندو مسلمان ہو چکے ہیں۔ دعا کے بعد یہ دلچسپ اجلاس برخاست ہوا۔

لئیق احمد طاہر
الأمين للجمعية العلمية بالجامعة الاحمدية ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱- میرے چچا جان محترم ایک لمبے عرصہ سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے انہیں جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔

(لال خان چوہان ۳۲ عمر ہال۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

۲- ممانی صاحبہ اہلیہ محترم ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر سکول (ریٹائرڈ) شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار منظور الحق خان ملٹری ہسپتال جہلم)

۳- خاکسار کو دو تین دن سے کمر کی درد کی سخت تکلیف ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ خاکسار کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(عبد العزیز خان کالو گڑھی۔ زعیم انصار اللہ چک ۲ ٹی۔ ڈی۔ اے سرگودھا)

۴- احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں اپنی مالی کمزوریوں اور قرض کے بوجھ سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار یار محمد از بستی بزدار۔ ضلع ڈیرہ غازیخان)

۵- ۲۴ فروری کو میری بچی عزیزہ زاہدہ رفعت لاہور میں ایک تانگہ کے حادثہ میں زخمی ہو گئی ہے۔ احباب شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد القدیر۔ گوجرانوالہ شہر)

۶- میرا بھائی عزیز محمد عالم ملک امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احمدی احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (امۃ العزیز درکہ متعلمہ ایف اے جامعہ نصرت ربوہ)

۷- عاجز کی خالہ جان محترمہ امۃ الرشید شہباز آف کراچی عرصہ پندرہ یوم سے بعارضہ بخار شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے (این۔ اے۔ عابد ربوہ)

۸- میری خالہ جان محترمہ بشریٰ نعیمہ اہلیہ چوہدری خالد لطیف صاحب آف بہاولنگر لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (نعیمہ بشریٰ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے

اجتماعی دعائیں اور صدقات

حال ہی میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعاؤں اور صدقات کی جو تحریک فرمائی تھی۔ اس کی تعمیل میں بہت سی احمدی جماعتوں میں درد و الحاح کے ساتھ اجتماعی دعاؤں اور صدقات کا اہتمام جاری ہے۔ اسی سلسلے میں مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہیں۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ جماعت احمدیہ منٹگمری۔ جماعت احمدیہ لائلپور جماعت احمدیہ چوڑانوالہ۔ جماعت احمدیہ ہانڈو گوجر۔ ضلع لاہور۔ جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔ جماعت احمدیہ بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ چک ۳۳ ضلع لائلپور جماعت احمدیہ اندھہ ضلع سرگودھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودھا

اعلانات دار القضاء

۱- مکرم چوہدری سردار خان صاحب سابق چیف کمرشل مینیجر پاکستان ریلوے حال مقیم ۱۲ اگلبرگ لاہور معرفت مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے لکھا ہے کہ میری بیگم مرحومہ صفورہ بیگم صاحبہ کے نام دو کنال الاٹمنٹ پلاٹ $\frac{۳۰-۳۱}{۲}$ خرید شدہ ہے۔ میں نے یہ زمین اپنی پسر عزیزہ خیر النساء نصرت بیگم چوہدری قمر سردار خان صاحب (پسر خود) کو دے دی ہے۔ لہذا عزیزہ موصوفہ کے نام یہ اراضی منتقل کر دی جائے۔ میری اہلیہ مرحومہ کی بھی یہی خواہش تھی۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

۲- محترم ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب مرحوم کے ورثاء (محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ بیوہ ڈاکٹر صاحب مرحوم اور چار لڑکوں اور چار لڑکیوں) نے درخواست دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب کی امانت ذاتی $\frac{۵۱۰۶}{۹۲-۱۱۳}$ میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس ۵۰-۱۴ روپے جمع ہیں۔ یہ رقم محترمہ شمیم اختر صاحبہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو دے دی جائے۔ اس درخواست پر مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کی تصدیق درج ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

۳- مکرم غلام محمد صاحب مرحوم ولد رحیم بخش صاحب چک $\frac{۹۶}{گ ب}$ ضلع لائلپور کے ورثاء (مکرم احمد دین صاحب برادر حقیقی مرحوم محترمہ رحیم بی بی صاحبہ و محترمہ زینب بی بی صاحبہ ہمشیرگان اور محترمہ اللہ رکھی صاحبہ بیوہ مرحوم) نے درخواست دی ہے کہ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ $\frac{۱۲۳۶}{۳۶-۲۷}$ میں مبلغ ۵۰-۲۱۲۱ روپے جمع ہیں۔ جو در اصل احمد دین صاحب ولد رحیم بخش صاحب (برادر حقیقی غلام محمد صاحب مرحوم) کے ہیں اس لئے یہ رقم ان کو دے دی جائے۔ اس درخواست پر مکرم منشی بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت چک $\frac{۹۶}{گ ب}$ ضلع لائلپور نے تصدیق کی ہے کہ مندرجہ بالا ورثاء نے بطور تصدیق انگوٹھے لگائے ہیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

قبولیت دعا

پچھلے ماہ خاکسار کی محکمانہ ترقی کے منتقل ہونے میں بعض دشواریاں پیش آگئی تھیں جس کی وجہ سے خاکسار کو سو فی صدی یقین تھا کہ میری تنزلی ہو جائے گی۔ میرے دفتر کے بعض غیر از جماعت دوستوں نے طنزاً یہ کہا کہ اپنے خلیفہ صاحب کی خدمت میں لکھو تاکہ وہ دعا کرکے آپ کو اس سے بچا لیں۔ میں نے ان کی اس بات سے یہ سمجھ لیا کہ اب خدا تعالیٰ ضرور ایسے اسباب پیدا کرے گا کہ مجھے اس تنزل سے بچا لے۔ میں نے حضرت اقدس میں درخواست دعا کی۔ جو حضور نے فرمائی اور مجھے کارڈ کے ذریعہ اطلاع مل گئی۔ جو میں نے دفتر میں سب کو دکھائی دوسرے دن خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دئے کہ میں ہی نہیں بلکہ مجھ سے جونیئر بھی اس سے بچ گئے الحمد للہ۔

(خاکسار نیاز قطب احمد بٹ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے
(۴) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۲۴۵

میں علیمہ اختر زوجہ چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے زیورات چوڑیاں طلائی چار عدد ڈیڑھ چار تولے کڑے دو عدد پانچ تولے گلوبند دو عدد چھ تولے ۲ ماشے ٹکہ ایک عدد ایک تولہ ایک جھمکی ۲ تولے ۲ ماشے کانٹے ایک جوڑی ایک تولہ ۱۰ ماشے انگوٹھیاں ۳ عدد ایک تولہ کل میزان ۲۱ تولے ۵ ماشے یعنی کل وزن طلائی زیورات اکیس تولے ۵ ماشے ہے جس کی قیمت ۲۵۸۰ روپے بنتی ہے (۲) ایک عدد گھڑی مالیتی یک صد روپیہ (۳) حق مہر مبلغ ۳۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے میں مندرجہ بالا جائداد اور حق مہر دونوں کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن مذکور کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی الامۃ علیمہ اختر اہلیہ چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ گواہ شد محمد سلطان اکبر ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ گواہ شد عطاء اللہ ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ حق مہر تین ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں گا محمد سلطان اکبر بقلم خود۔ گواہ شد محمد دین ہیڈ کلرک دفتر وصیت گواہ شد احسان الرحمن کارکن دفتر وصیت ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۲۴۶

میں نعمت بی بی زوجہ چوہدری علی گوہر خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۲/۲-ایل ڈاکخانہ خاص تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد درج ذیل ہے زیور بالیاں وزنی ۸ ماشے طلائی مالیتی ۱۰۰/- روپے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے بذمہ خاوند واجب الادا ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے میرے بچوں کی طرف سے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی الامۃ نشان انگوٹھا نعمت بی بی اہلیہ چوہدری علی گوہر خان صاحب چک ۵۲/۲-ایل تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد۔ محمد احمد خان سکنہ چک ۶۰/ج ب شمالی زیور تحصیل و ضلع لائل پور حال راولپنڈی گواہ شد چوہدری احمد علی خان صاحب سکنہ چاہ بھگووالہ موضع نیل کوٹ تحصیل و ضلع ملتان وصیت نمبر ۱۶۳۴۹۔

مسل نمبر ۱۷۲۴۷

میں رابعہ بی بی زوجہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم بجراہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ دسمبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اگر کوئی آمدنی ہوئی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کو تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی الامۃ نشان انگوٹھا رابعہ بی بی گواہ شد نشان انگوٹھا محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد بقلم خود مبارک احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پریم کوٹ۔

مسل نمبر ۱۷۲۴۸

میں آغا محمد ابراہیم ولد میاں کریم بخش قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ دسمبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت غیر منقولہ جائداد جو کہ ایک کوٹھی واقعہ ۱۴۰-F ماڈل ٹاؤن میں ہے مجھے میرے ذاتی کلیم مبلغ ۸ ہزار سات سو روپے کے عوض محکمہ بحالیات کی طرف سے ملی ہے جس کا مجھے (P.T.D) یعنی مستقل ٹرانسفر ڈیڈ ۱۲۰۶۲ ۵ نمبر ۸۹ ۳/۱۰۳ CSC مل گیا ہوا ہے اب وہ میری ذاتی ملکیت ہے اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری ماہوار آمدن جس کا میں تعین نہیں کر سکتا جو ہمیشہ بدلتی رہتی ہے کم و بیش دو صد روپیہ کے لگ بھگ ہوگی با اطلاع اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تازیست کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو ایسی رقم حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر میں اپنی زندگی میں مذکورہ بالا جائداد کا ۱/۱۰ حصہ ادا نہ کر سکے تو میرے مرنے پر میرے ورثاء میری حصہ وصیت ادا کریں گے اگر وہ نہ کریں تو میری غیر منقولہ جائداد کو فروخت کر کے رقم پوری کر لی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد آغا محمد ابراہیم ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد محمد احمد نسیم سیکرٹری مال ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد محمد عظیم باجوہ ولد چوہدری محمد حسین قوم جٹ باجوہ ساکن تلونڈی عنایت اللہ خان حال ۸۸ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۱۷۲۴۹

میں مسماۃ رانی زوجہ جواہر دین قوم جٹ ڈھلوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن ۱۲۸/۹-ایل ڈاکخانہ کمیر ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر آج بتاریخ ۵ ۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مہر مبلغ ۳۲ روپے زیور طلائی ایک جوڑی ڈنڈیاں وزنی ایک تولہ قیمتی ایک سو بیس روپیہ اس جائداد کے علاوہ میری آمد کا اور کوئی ذریعہ نہیں کل جائداد بمعہ مہر ۱۵۲ روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستانی ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اور اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جاوے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو جائے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم الحروف محمد طفیل ولد جواہر دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۲۸/۹-ایل ڈاکخانہ کمیر ضلع منٹگمری الامۃ رانی زوجہ جواہر دین چک ۱۲۸/۹-ایل ڈاکخانہ کمیر ضلع منٹگمری گواہ شد عبد الشکور ولد عبد المجید چک ۱۲۸/۹-ایل گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کاکن دفتر وصیت فمال چک ۱۲۸/۹-ایل۔

مسل نمبر ۱۷۲۵۰

میں عتیقہ فرزانہ بنت مرزا عزیز احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۵ سال سات ماہ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جولائی ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو میرے والدین کی طرف سے مجھے ملتا ہے میں اس ماہوار جیب خرچ جو مبلغ -/۲۵ روپے ہے صرف اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد یا مزید آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو وہ بھی اس وصیت کے تابع ہوگی خاکسارہ عتیقہ فرزانہ گواہ شد مرزا عزیز احمد گواہ شد مرزا غلام احمد۔

مسل نمبر ۱۷۲۵۱

میں دُرِّ شہوار دردانہ بنت مرزا عزیز احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال ۱۰ ماہ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ جولائی ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو میرے والدین کی طرف سے مجھے ملتا ہے اس ماہوار جیب خرچ جو مبلغ -/۲۵ روپے صرف ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو وہ بھی اس وصیت کے تابع ہوگی خاکسارہ دُرِّ شہوار دردانہ گواہ شد۔ مرزا عزیز احمد ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ دار الصدر ربوہ گواہ شد مرزا غلام احمد ابن مرزا عزیز احمد صاحب دار الصدر ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۲۵۲

میں رشید احمد ولد نور حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ نومبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۰۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد۔ رشید احمد ولد نور حسین صاحب ساکن محلہ دار الرحمت غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ قاضی عبد الرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ
گواہ شد۔ مسعود مبارک اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۴ رمارچ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان نے حفاظتی کونسل سے درخواست کی ہے کہ مسئلہ کشمیر پر دوبارہ غور کرنے کے لئے ایک ہفتہ کے اندر حفاظتی کونسل کا اجلاس دوبارہ طلب کیا جائے حفاظتی کونسل کا اجلاس پاکستان کی درخواست پر ۲ ار فروری کو چند روز کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا تاکہ پاکستان کے وزیر خارجہ اپنی حکومت سے صلاح مشورہ کے لئے واپس وطن جا سکیں۔

دریں اثنا مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے طور پر ریاست جموں و کشمیر کو تقسیم کرنے کے مبینہ بھارتی۔ امریکی منصوبے کی شدید مزاحمت کی جا رہی ہے

راولپنڈی۔ ۴ مارچ۔ مختلف سیکٹروں سے موصولہ اطلاعات کے مطابق حد متارکہ جنگ کے قریب بھارتی فوج کی نقل و حرکت اور آزاد کشمیر کے علاقہ میں اس کی مداخلت کے واقعات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ متارکہ جنگ کی ان خلاف ورزیوں میں بھارتی فضائیہ کے طیارے بھی بھارتی فوجیوں کی مدد کرتے ہیں۔ یہ طیارے اکثر و بیشتر جاسوسی کے مشن پر اس علاقہ میں پرواز کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ بھمبر سیکٹر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اس علاقہ میں اشتعال انگیزی کی مزید کارروائیاں کرنے کے لئے بھارتی فوج نئی خندقیں کھود رہی ہے گزشتہ دنوں مختلف سیکٹروں میں فائرنگ کے جو واقعات ہوئے ان میں بھارتی فوجیوں نے رائفلیں اور مشین گنیں استعمال کیں۔

کراچی۔ ۴ رمارچ کل یہاں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ جاپان نے پاکستان کو یقین دلایا ہے کہ جونہی فضائی روٹ کے بارہ میں مشکلات دور ہو گئیں وہ چین کے راستے ٹوکیو تک ہوائی سروس چلانے کی پی آئی اے کو اجازت دے دیگا۔ ترجمان نے کہا۔ حکومت پاکستان کو اطمینان ہو گیا ہے کہ جاپان اس سلسلہ میں پاکستان سے امتیازی سلوک نہیں کرے گا جاپان نے پاکستان کو اس امر سے بھی مطلع کیا ہے کہ پی آئی اے کو ٹریفک کے حقوق عطا کرنے میں بعض معقول مشکلات کے ختم ہونے ہی پی آئی اے کو ٹریفک کے حقوق دے دئے جائیں گے۔

باور کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں پاکستان جاپان کے ساتھ برابر رابطہ قائم رکھے گا۔ یاد ہو گا کہ قبل ازیں جاپان نے شنگھائی اور کنٹن کے راستے ٹوکیو پی آئی اے کو ہوائی سروس چلانے کی اجازت دینے سے اس بناء پر انکار کر دیا تھا کہ جاپان کے چین کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں تاہم پاکستان نے جاپان پر زور دیا کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔ گذشتہ دسمبر میں جاپان میں پاکستان کے سفیر جنرل کے ایم شیخ کو صلاح مشورہ کے لئے کراچی طلب کیا گیا تھا۔ دریں اثنا پی آئی اے کراچی اور شنگھائی کے درمیان اس سال مئی میں کسی وقت سروس شروع کر دے گی

لنڈن ۴ رمارچ۔ صدر ایوب نے گذشتہ رات کہا کہ چین سے پاکستان کی دوستی اور سیٹو اور سنٹو میں اس کی شمولیت کسی طرح بھی ایک دوسرے سے متضاد نہیں ہیں۔ در اصل یہ دونوں ایک چیز ہیں اور بیک وقت برقرار رہ سکتی ہیں۔

صدر ایوب بی بی سی کے حالات حاضرہ سے متعلق پروگرام "سیر بین" کے ایک نمائندے کو انٹرویو دے رہے تھے آپ نے کہا پاکستان کو اس وقت بھارت سے شدید خطرہ لاحق ہے اور سیٹو اور سنٹو میں ہماری شمولیت کا مقصد جہاں ایک طرف یہ تھا کہ اشتراکی حملے کے خلاف اپنا بچاؤ کر سکیں وہاں ہمیں اس امر کی بھی زبردست امید تھی کہ ان معاہدوں میں شمولیت سے ہمیں بھارتی خطرہ کے خلاف اپنا دفاع کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

صدر ایوب نے بی بی سی کے نمائندے سے کہا "آپ نے کہا ہے کہ چین کے ساتھ ہماری دوستی اور سیٹو اور سنٹو کی رکنیت ایک دوسرے کی ضد نہیں" میرا جواب یہ ہے کہ سیٹو اور سنٹو دفاعی معاہدے ہیں اور چین کے ساتھ ہماری دوستی کا مقصد ہے کہ چین کی طرف سے ہمیں کوئی خطرہ نہ رہے۔ لہذا چین کے ساتھ ہماری دوستی ایک طرح سے سیٹو اور سنٹو کے مقاصد کو پورا کر رہی ہے۔" صدر ایوب نے کہا اس حقیقت کے پیش نظر چین سے ہماری دوستی اور سیٹو سنٹو میں ہماری شمولیت کسی طرح ایک دوسرے کی ضد نہیں۔

لاہور ۴ مارچ۔ کل مغربی پاکستان اسمبلی میں التواء کی تحریکوں پر بحث کے دوران وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے اس الزام کی تردید کی کہ جماعت اسلامی کے نظر بند رہنماؤں کے رشتہ داروں کو جیل میں ان سے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے جیل حکام کے نام ہدایات جاری کر دی تھیں اور نظر بندوں کے رشتہ داروں کو بھی اس سے مطلع کر دیا تھا۔ لیکن بیشتر صورتوں میں یہ لوگ خود ملاقات کے لئے حاضر نہیں ہوئے۔

وزیر قانون راؤ خورشید علی خان کی تحریک التواء کی مخالفت میں تقریر کر رہے تھے۔ سپیکر نے یہ تحریک التواء اس بناء پر خلاف ضابطہ قرار دے دی کہ تحریک میں بیان کردہ واقعات کی حکومت نے تردید کی ہے۔

لنڈن۔ ۴ مارچ۔ چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے اعلان کیا ہے کہ چاہے کچھ ہو چین اور روس کی دوستی برقرار رہے گی اور دنیا کے ہر طوفان کا مقابلہ ہم ملکر کریں گے۔ مسٹر چو این لائی نے یہ بات ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہی ہے جو کل یہاں نشر کیا گیا۔ چینی وزیر اعظم نے کہا کہ بالآخر ہمارے اختلافات ختم ہو جائیں گے اور بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کا اتحاد پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔

★ راولپنڈی ۴ رمارچ۔ پاکستان کے وزیر تجارت جناب وحید الزماں اور افغانستان کے وزیر تجارت جناب محمد سرور عمر نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان راہداری کے نئے معاہدے سے متعلق بات چیت فی الحال نتیجہ خیز نہیں رہی آئندہ بات چیت افغان وفد کی مشرقی پاکستان سے واپسی پر ۷ رمارچ کو کراچی میں ہو گی اور توقع ہے کہ بات چیت کے اختتام پر معاہدہ ہو جائے گا۔

★ جکارتہ ۴ رمارچ معلوم ہوا ہے کہ صدر سوکارنو اس شرط پر انڈونیشی کابینہ میں کمیونسٹوں کی شمولیت پر آمادہ ہیں کہ انڈونیشیا کے تمام طبقوں میں اتحاد ہو۔ کابینہ میں کمیونسٹوں کی شمولیت تین سال سے انڈونیشیا کا سیاسی مسئلہ بنا ہوا ہے اور صدر سوکارنو یہ اعتراف کر چکے ہیں کہ مذہب، نیشنلزم اور کمیونزم انڈونیشی سوسائٹی کے تین ستون ہیں۔

★ کراچی ۴ رمارچ۔ کراچی پولیس نے گزشتہ روز ایسے منظم گروہ کے ۱۱ ارکان اور اس کے سرغنہ کو گرفتار کر لیا جو ۲۶ پاکستانیوں کو حج کرانے کے لئے غیر قانونی طور پر سعودی عرب لے جانے کی کوشش کر رہا تھا گروہ کے سرغنہ دھنی بخش کے قبضہ سے ۵۸۰۰ ہزار روپیہ بھی برآمد ہوئے ہیں۔

★ کراچی ۴ رمارچ۔ بھارت مشرقی پاکستان کی اقلیتی فرقوں کو بھارت میں ترک وطن کی ترغیب دے کر پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے حکومت پاکستان نے اس کے خلاف بھارتی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ پاکستان کا احتجاجی مراسلہ کل کراچی میں بھارتی ہائی کمیشن کے حوالے کیا گیا احتجاجی مراسلہ میں پاکستان نے بھارتی حکومت کے اس جھوٹے پروپیگنڈے کی بھی تردید کی ہے کہ مشرقی پاکستان کے علاقہ گارو کے عیسائیوں کو ترک وطن پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

ولادت

مورخہ ۲۸ ر فروری بروز جمعۃ المبارک برادرم مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کے ماموں مکرم قاری محمد امین صاحب حاسب و افسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نواسہ اور خان غلام محمد خان صاحب جج آف ڈیرہ غازیخان کا پوتا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے اور خادم دین بنائے نیز والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین

خاکسار عبد الرشید ہماری ناظم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

توجہ اور ذمہ داری سے کرنے کی عادت ہے"

(روزنامہ مشرق لاہور ۲ر جون ۱۹۶۲ء)

اگر کالم نویس بچے ہوتے تو شاید اس سے فائدہ اٹھاتے مگر چونکہ آپ بچے نہیں اس لئے بجائے سبق لینے کے انہوں نے مناسب سمجھا کہ اپنی فلسفی کا مظاہرہ کیا جائے لکھتا ہے

"سر محمد ظفر اللہ خاں کی کامیابی کے اور بھی بہت سے راز ہیں لیکن نہ جانے کیوں وہ انہیں چھپ گئے مثلاً ہمارے خیال میں ان کی کامیابی کا ایک راز انگریزوں کی فرمانبرداری بھی ہے انگریزوں کی یہ خوبی تھی کہ وہ اپنے فرمانبرداروں کو خواہ وہ اس کے مستحق ہوں یا نہ ہوں، بڑے سے بڑا عہدہ دے دیا کرتے تھے انتہا یہ ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خان آج تک اپنی اس فرمانبرداری کی قیمت وصول کر رہے ہیں۔

رہی کام سے لگن تو وہ ان میں پائی جاتی ہے بشرطیکہ کہ اس کام کا تعلق ان کی جماعت کے فلاح و بہبود سے ہو ایک زمانے میں تو انہیں اتنی لگن تھی کہ وہ جب وائسرائے سے ملنے جاتے تھے تو اپنے مطلب کی بات پہنچے اور اپنے حضرت صاحب کے خواب اور الہامات پہلے سناتے تھے۔ اس پر ایک ایگزیکٹو کونسلر نے وائسرائے سے کہا کہ آپ ان میں اتنی دلچسپی کیوں لیتے ہیں اس سیانے انگریز نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ "میرا کیا جاتا ہے میں اپنے دو منٹ ضائع کر کے سلطنت برطانیہ کے ایک وفادار گروہ کے دل میں اپنی حکومت کے لئے مزید خیر سگالی پیدا کرتا ہوں۔

سر محمد ظفر اللہ خان کی کامیابی کا ایک راز یہ بھی ہے کہ وہ ہر طرح کی ملازمت کر لیتے ہیں وہ پاکستان کے برسوں وزیر خارجہ رہ چکے ہیں لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ جو افسران کے زمانے میں وزارت خارجہ میں ڈپٹی سکریٹری اور اسسٹنٹ تھے وہ ان کے ماتحت اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب بن گئے"

(روزنامہ مشرق لاہور ۳ مارچ ۶۲ء)

ہم اس کو بلا تبصرہ چھوڑ دیتے ہیں صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا اعزاز اور بھی بڑھنے والا ہے ہم کو تجربہ ہے کہ جب کبھی آپ کی ذات پر مخالفین نے کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی ہے آپ کا اعزاز ہمیشہ بڑھتا رہا ہے دوسری بات جو ادارہ اور اراکین مشرق کے لئے قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ "احمدیت کی مخالفت سے آج تک کسی کو فائدہ نہیں ہوا۔ ہمارا تجربہ تو یہی ہے آگے آپ جانیں اور آپ کا کام۔